خطاب: بھمبر آزادکشمیر 12 مئی، 1996

" اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز ساتھیو، السلام علیکم

آپ کے اس علاقے میں پہلی دفعہ ہی آنا ہوا۔ آنے کا مقصد کوئی سیاست نہیں ہے، کسی فرقے کی دِل آزاری نہیں ہے کوئی حکومت پر نکتہ چینی نہیں ہے۔ ہر شہر میں، ہر محلے میں ہر گھر میں کچھ دِل والے ہوتے ہیں۔ اُن دِل والوں کو نکالنا مقصد ہے اور دِل کی آواز اُن کے ضمیر تک پہنچانا مقصود ہے۔

حضور پاک ﷺ کے زمانے میں دو طرح کا علم تھا، اک زبان والوں کے لئے جس کو شریعت کہتے ہیں اور اک دِل والوں کے لئے جس کو طریقت کہتے ہیں۔ آپ کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف زبانی علم پر قناعت کری اُنہی میں سے کوئی خوارج ہوا، کوئی منافق ہوا۔ اور جن لوگوں نے وہ دِل والا علم بھی حاصل کیا وہ تو اصحابی یا رسول اللہ کہلائے اور ولیوں سے بھی اعلیٰ مقام حاصل کر کے چلے گئے۔

اب وہ جو زبان والا علم ہے اُس کو تو ہر کوئی جانتا ہے۔ وہ علماء کے پاس ہے۔ مالکی، شافعی، حنبلی، حنفی یہ سارے شریعت میں ہیں اور وہ جو دل والا علم ہے وہ اولیاء کے پاس ہے۔ چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی .... یہ ولیوں کے پاس علم آیا۔ **علماء نے نماز سکھائی۔ اللہ کے حضور کھڑا کر دیا....... اس جسم کو۔ اور ولیوں نے وہ جسم کے اندر کی روحیں اللہ تک پہنچا دیں**۔ اب چونکہ عالم نزدیک نزدیک ہوتے ہیں۔ روز ان سے پالا پڑتا ہے۔ پانچ وقت پالا پڑتا ہے۔ اِس وجہ سے ہر آدمی اُن کی تعلیم جانتا ہے۔ اور ولی کبھی کبھی آتے ہیں۔ بڑے دور ہوتے ہیں۔ کسی کسی سے ملتے ہیں۔ اِسی وجہ سے اُن کی تعلیم بہت ہی نایاب ہوتی ہے۔

جب وہ ولیوں کی تعلیم گئی۔ صرف ظاہری تعلیم آ گئی۔ اُس نے 72 فرقے بنا دیئے۔ مسلمانوں میں انتشار اور نفرتیں پیدا کر دیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو چاہیے نا....... وہ اصلی فرقے کی تلاش کریں نا۔ وہ اصلی فرقہ کون سا تھا؟ ہر فرقہ اپنے آپ کو صحیح کہتا ہے۔ مناظرے کرائے، مباحثے، اپنے آپ کو صحیح کہتے ہیں نا۔ نہ یہ جیتے گا نہ وہ جیتے گا۔ پھر سچا کون سا ہے؟

اس وقت شیعہ ہے، سُنی ہے، وہابی ہے (اور) کتنے فرقے ہیں۔ **ان سب کو سُنی، شیعہ، وہابی، دیوبندی، پرویزی..... ان سب کو کھڑا کر دو۔ ان کے اندر جھانک کر دیکھو نا۔ اندر سے سارے ہی کالے ہیں۔ تو پھر وہ صحیح کون سا ہوگا؟ جو صحیح ہوگا** وہ کالا تو نہیں ہوگا نا؟ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں نہ سُنی تھا، نہ شیعہ تھا، نہ وہابی تھا۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں

اُمتی تھا۔ اُمتی وہ ہوتا ہے...... حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں اُمتی وہ ہوتا ہے جس میں اللہ کو نور ہے۔حدیث شریف میں بھی ہے کہ قیامت کے دن امتوں کی پہچان نور سے ہوگی۔وہ اُمتی تھے۔آج کوئی فرقہ کہتا ہے اپنے آپ کو اُمتی۔کوئی نہیں کہتا۔ کیسے کہہ دیں؟ یارا! نور ہی نہیں ہے تو کیسے کہہ دیں۔اُمتیو ں میں نور تھا۔جب وہ نور نکلتا گیا...... سُنی ،شیعہ، وہابی بنتا گیا۔ یہ اگر تمہارے اندر دوبارہ وہ نور آجائے تو کبھی نہیں کہو گے (کہ) میں سُنی ہوں، میں شیعہ ہوں، میں وہابی ہوں۔یہی کہو گے .....بس اُمتی ہوں تمہارا یارسول اللہ۔تمہارے لیے یہی کافی ہے۔

اب لوگ سوچتے ہیں، ضرور اپنے آب واجداد سے سُنا ہوگا کہ یہ دل اللہ اللہ کرتے ہیں۔سُنا ہوگا۔اکثر کہتے ہیں، کرتے تھے (لیکن) اب نہیں کر سکتے۔اکثر کہتے ہیں (کہ) یہ خیال ہی ہے۔یہ دل گوشت کا لوتھڑا ہے۔یہ اللہ اللہ کیسے کرتا ہے۔**اگر تمہیں یقین ہوجائے کہ یہ گوشت کا لوتھڑا واقعی اللہ اللہ کرسکتا ہے (تو) یقین کرو تمہیں اِس کے بغیر چین ہی نہ آئے**۔اِس کے بغیر نیند ہی نہ آئے۔لیکن تم کہتے ہو کہ نہیں یہ خیال ہے۔ہم نے زبان دیکھی ہے، دل دیکھا ہے۔گوشت کا لوتھڑا ہے۔ درویش کہتے ہیں یہ جو زبان ہے یہ بھی تو گوشت کا لوتھڑا ہے۔یہ اللہ اللہ کیسے کرتی ہے۔اگر یہ گوشت کا لوتھڑا اللہ اللہ کرسکتا ہے (تو) وہ دل...... گوشت کا لوتھڑا وہ بھی اللہ اللہ کرسکتا ہے۔

اس جسم کے اندر کچھ مخلوقیں ہیں۔یہ اِسی طرح جسم تھا۔مٹی کا بنا دیا گیا۔جب وہ مخلوقیں ڈالیں کسی کا کام سوچنے کے لیے۔کسی کا (کام) دیکھنے کے لیے۔کسی کا سونگھنے کے لیے۔کسی کا چلنے کے لیے۔ایک مخلوق کا کام صرف اللہ کرنے کے لیے۔**حدیث شریف میں ان مخلوقیں کے نام ہیں۔قلب، روح، سری، خفی، اخفی، انا، نفس**۔یہ تمہارے سینے میں مخلوقیں ہیں۔اور جب یہ مخلوقیں چلی جاتی ہیں۔تو تم ختم ہوجاتے ہو۔جب آتی ہیں تو تم چلنا پھرنا شروع کر دیتے ہو۔اک مخلوق ہے جس کا نام ہے اخفی۔جس طرح جن، فرشتے مخلوق ہیں۔اِس طرح وہ مخلوقیں ہیں۔اک مخلوق ہے جس کا نام ہے۔وہ سینے کے درمیان میں ہے۔وہ مخلوق بولتی ہے۔اِس گوشت کے لوتھڑے کے ذریعے اگر کسی میں وہ مخلوق اخفی نہ ہو تو ڈاکٹر کہتے ہیں.......... زبان تو صحیح ہے......... بولتا کیوں نہیں ہے؟ انسانوں اور جانوروں میں اِن مخلوقوں کا فرق ہے۔اگر یہ مخلوقیں جانوروں میں ہوں تو وہ بھی کچھ نہ کچھ بولیں نا۔اوتو تلہ ہی بولیں۔ زبان تو ان کی بھی ہے نا۔

اب اِس زبان کو بلوانے کے لیے اخفی ہے اور وہ جو اندر گوشت کا لوتھڑا ہے عربی میں اس کو فواد بولتے ہیں۔اور جو اس کے ساتھ مخلوق اُس کو قلب بولتے ہیں۔صرف فرق یہ ہے کہ اخفی آزاد ہے اور قلب ایک لاکھ اسی ہزار جالوں کے اندر بند ہے۔ اگر کوئی شخص قلب کو بھی جگالے تو جس طرح یہ زبان اللہ اللہ کرتی ہے۔ اُسی طرح وہ دل بھی اللہ اللہ کرتا ہے۔لیکن اُس قلب کو جگائے کیسے؟ یہی تو اک راز ہے۔

اگر کوئی شخص انڈے کی خاصیت سے بے خبر ہے۔اُسے کہا جائے یہ ہوا میں اُڑے گا، چوں چوں کرے گا۔تو کہے گا تو غلط کہتا ہے نا۔نہ اِس کی ٹانگیں ہیں نہ پر ہیں، نہ زبان ہے...... تو کہتا ہے یہ چوں چوں کرے گا۔یہ ہوا میں اُڑے گا۔میں

روز اِسکوتوڑ کر کھاتا ہوں اِس میں کچھ نہیں ہے۔ یہ تمہارے عبرت کے لیے ہے۔ اُس کا بیضہ اور تمہارے اندر تصوف نے کہ کہ بیضہ ناسوتی ہے۔ اُس کے اندر اک مرغ بند ہے اور اِس کے اندر ایک مرغ لاہوتی بند ہے۔ اس ظاہر گرمی کی ضرورت ہے۔ اس کا اللہ ھو کی گرمی کی ضربوں کی ضرورت ہے۔ اُس کو مرغی چاہیے اور اس کو مرشد چاہیے۔

مرغی کیا کرے گی؟ اس کی حساب سے اُس کو گرمی پہنچائے گی۔ جب دیکھے گی کہ زیادہ ہیٹ آ گئی تو اُٹھ کر چلی جائے گی۔ پھر آ کے بیٹھ جائے گی۔ اور مرشد کیا کرے گا۔ کہ تیرے سینے کے حساب سے اللہ کا نور پہنچائے گا۔ اب جب وہ انڈہ پھٹے گا۔ اُس کو کوئی نہیں سکھائے گا۔ بغیر سیکھے سکھائے چوں چوں کرے گا۔ کیوں؟ اس کی فطرت ہے۔ اور جب یہ پھٹے گا تو بغیر سیکھے سکھائے اللہ اللہ کرے گا۔ کیوں؟ اللہ اللہ کرنا اِس کی فطرت ہے۔ اب تم اللہ اللہ نہیں کر رہے۔ تمہارے اندر جو مخلوق جاگ اُٹھی ہے نا...... وہ اللہ اللہ کر رہی ہے۔

<u>یہاں پھر دو طرح کی تسبیح ہے</u>۔ اک تمہاری (وہ) تسبیح جو بازاروں میں بکتی ہے۔ (اور) ٹک ٹک ٹک (تمہارے) اندر تسبیح لگی ہوئی ہے۔ وہ اُس مخلوق (قلب) کی تسبیح ہے۔ اب تم اُس مخلوق کے اُستاد ہو گئے۔ کہ تیری تسبیح تو تیرے اندر ہے۔ اب تو اس کے ساتھ اللہ اللہ ملا۔ اب کبھی ملی، کبھی ہٹی، کبھی ملی کبھی ہٹی۔ تین سال کے بعد اتنا پختہ ہو گئی کہ تم ڈٹ کر سوتے رہے اور اللہ اللہ ہوتی رہی۔

<u>اب پھر وہ نور کیسے بنتا ہے؟</u> جس میں نور ہے وہ اُمتی ہے نا۔ اب نور کیسے بنتا ہے؟ اک سکھ نے کہا کہ تمہارے اکابر کہتے ہیں قرآن مجید میں نور ہے۔ ہم نے کہا (کہ) اس میں شک نہیں۔ کہنے لگا (کہ) میں تمہارا جاسوس رہ کر آیا ہوں۔ میں نمازیں بھی پڑھتا تھا۔ قرآن کی بہت سے آیتیں میں نے رٹی ہوئی تھیں۔ میں تو بارہ تیرہ سال رہ کر آیا۔ میں تو نوری کوئی نہیں ہوا۔ اک عیسائی پاس بیٹھا کہنے لگا (کہ) میں شب و روز تمہارے قرآن کا مطالعہ کرتا ہوں۔ نوری میں بھی کوئی نہیں ہوا۔ ہم نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ تم نے دل سے نہیں پڑھا۔ تو وہ کہنے لگے ٹھیک ہے۔ ہم نے دل سے نہیں پڑھا......... یہ جو تمہارے تمہارے مسلمان ہیں وہ تو دل سے پڑھتے ہیں نا۔ تو وہ نوری کیوں نہیں ہوئے؟ بھئی بڑی معقول بات کی تھی نا۔ اگر دل سے پڑھتے وہ بھی....... ہیں نا۔ وہ نوری کیوں نہیں ہوئے؟

اِس قرآن مجید میں واقعی نور ہے۔ جس (قرآن مجید) میں نور ہے وہ حضور پاک ﷺ سینے مبارک میں ہے۔ وہ سینہ جس سینے سے ٹکراتا ہے وہ بھی نوری ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو قرآن مجید ہے یہ کتاب پریس سے ہو کے آیا ہے۔ اِس سے نور بنانا پڑتا ہے۔ اُس نور بنانے کا ہم لوگوں کو پتہ نہیں ہے۔ جن کو پتہ ہے وہ تو ولی اللہ بن گئے۔

<u>اب اُس کا طریقہ کیا ہے؟</u> نور بنانے کا۔ اب آپ تسبیح پڑھتے ہیں اللہ اللہ۔ تو بغیر ٹک ٹک کے بھی تو اللہ اللہ ہو سکتی ہے نا۔ ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ کیوں کرتے ہیں، وہ ہمارے اکابر نے کیوں بتایا؟ جس طرح بادل آپس میں ٹکراتے ہیں تو بجلی بنتی ہے۔ پتھر پتھر سے ٹکراتے ہیں تو چنگاری اُٹھتی ہے۔ اللہ اللہ سے ٹکراتا ہے تو نور بنتا ہے نا۔ لیکن وہ جو نور بنا وہ تو انگلیوں میں

نا۔ اندر تو نہیں ہے نا۔ کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ اللہ اللہ زبان سے کرتے ہیں۔ نور بنتا ہے۔ اندر وہ بھی نہیں جاتا۔ وہ باہر ہے نا۔ بھئی اگر اندر جائے تو سارے قرآن پڑھنے والے نوری نہ ہوں۔ سارے نوری ہوں گے۔ تو فرقہ بازی ختم ہی نہ ہو جائے۔ اب اِسی طرح جو ٹک ٹک اندر ہو رہی ہے۔ اُس ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ۔ یہ زبان نہیں کر سکتی۔ وہ جو مخلوق جاگی ہے نا، وہ اُس کے ساتھ اللہ اللہ کر رہی ہے۔ جب وہ دل کی دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ کا رگڑا لگا تو پھر وہ نور بنا نا۔ دودھ، دودھ ہی ہے۔ رگڑا لگتا ہے تو مکھن بنتا ہے۔ اور ذکر ذکر ہی ہے۔ رگڑا لگتا ہے تو نور بنتا ہے نا۔ جب وہ رگڑا لگا نا...... پھر وہ جو نور بنا نا ..... نہ وہ انگلیوں میں، نہ باہر، وہ سیدھا خون میں چلا گیا نا۔ تو خون سے ہوتا ہوا تمہاری نسوں میں چلا گیا۔ نسوں سے ہوتا ہوا تمہاری روحوں تک پہنچ گیا نا۔ روحوں تک نور پہنچا تو وہ بھی بیدار ہونگی۔ اُنہوں نے بھی اللہ اللہ کرنا شروع کر دی۔ پھر تم سوتے رہنا وہ اللہ اللہ کرتی رہیں گی۔ تو مر بھی گیا....... قبر میں بھی اللہ اللہ، یوم محشر میں بھی اللہ اللہ۔

<u>جب ہر وقت وہ اللہ اللہ کرتی رہیں گی تو اللہ اللہ کا نور اس دل میں اکٹھا ہو جائے گا</u>۔ یہ اُس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ جنریٹر ہے، اکٹھا ہو گیا اللہ اللہ کا نور۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ مسلمان کا نہیں مومن کا۔ مسلمان ساری عمر ٹکریں لگائے مومن نہیں بن سکتا۔ کیونکہ سورۃ حجرات میں مومن کی تشریح ہے۔ اعراب نے کہا ہم ایمان لے آئے۔ اللہ تعالی نے کہا: نہیں! اِن کو کہو صرف اسلام لائے ہو مومن تب بنو گے جب نور تمہارے دل میں اترے گا۔ تب تو مومن بنے گا نا۔ پھر تیری نماز معراج کیسے ہوگئی؟

ابھی تیری نماز معراج نہیں ہے۔ تیری نماز کے لیے قرآن فرماتا ہے اُن نمازیوں کے لیے تباہی ہے جو نماز حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اُن کی نماز دکھاوا ہے۔ وہ کیسے دکھاوا ہے؟ اللہ تعالی نے حضور پاک ﷺ کو فرمایا **قل ھو اللہ ھو احد** ۔ کہہ دیجئے! اللہ ایک ہے۔ آپ ﷺ نے آمین کہا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو کہا۔ کہہ دو اللہ ایک ہے۔ جنہوں نے آمین کہا وہ مسلمان، جنہوں نے نہیں مانا وہ کافر ، جنہوں نے حیل حجت کری وہ منافق۔ اب مسلمان کس کو کہتا ہے؟ کہہ دے اللہ ایک ہے۔ بھئی! تو تو جانتا ہے اللہ ایک ہے۔ گھڑی گھڑی کس کو کہتا ہے 'کہہ دے اللہ ایک ہے'؟ اللہ ایک ہے۔

بلھے شاہؒ فرماتے ہیں اک نقطے وچ گل مکدی۔ او تم اپنے دل کو کہتے ہو، کہہ دے! اللہ ایک ہے۔ دل جواب دیتا ہے۔ گھر وچ آٹا ای کوئی نئیں۔ نہیں نہ مانتا۔ حیل حجت کرتا ہے نا۔ پھر کہتے ہو اللہ الصمد۔ اللہ بے نیاز ہے۔ دل کہتا ہے نئیں بیوی بیمار ہے۔ **لم یلد و لم یولد** ۔ دل کہتا ہے ڈیوٹی سے لیٹ ہو گیا ہے (بس کر اور اب) چل۔ کافروں کی زبان اقرار نہیں کرتی۔ منافقوں کے دل تصدیق نہیں کرتے اور فاسقوں کے جسم عمل نہیں کرتے۔ بتاؤ تمہارا دل تو منافق تھا۔ بڑے خشوع خضوع سے مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے نہیں! نہ میں اِسکی داڑھی کو دیکھتا ہوں نہ میں اِس کے سجدے کو دیکھتا ہوں۔ میں اس کے قلب اور نیت کو دیکھتا ہوں۔

<u>جس کو دنیا دیکھتی ہے اُس میں ہوشیار ہے۔ جس کو اللہ دیکھتا ہے اُس میں کاروبار ہے</u>۔ یہ نماز صورت ہے۔ جس کو ہر

فرقے والا پڑھتا ہے۔اِس نماز کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔بلھے شاہؒ فرماتے ہیں:

تیرا دل کھڈائے منڈے کڑیاں کیتی رب نال وی چار سو وی

یہ تو مسلمان تھا۔ہر فرقے والا اس کو پڑھتا ہے۔وہ سکھ جاسوس بھی یہی پڑھ کے گیا ۔اب وہ جو نماز مومن کا معراج ہے۔صرف مومن پڑھتا ہے، مسلمان نہیں پڑھ سکتا۔

وہ معراج کیسے بنتی ہے؟ جو انسان آیا۔اللہ تعالی نے اُس میں ٹیلیفون لگا دیا۔ بھئی اتنا دور جو بھیجا۔ اگر اس کو رابطے کی مجھ سے ضرورت پڑی۔اُس نے ٹیلیفون لگا دیئے۔لیکن جس طرح ٹیلیفون لگا ہوا ہے۔ یہاں ٹیلیفون پڑا ہوا ہے۔اِس کو بجلی کی ضرورت ہے۔اگر بجلی ہے تو یہاں پر موبائل پڑا ہوا ہے۔تو بجلی کی لہریں یہاں سے اُٹھیں گی سیدھا امریکہ چلی جائیں گی۔اگر تیرے اندر نور ہے تو پھر نور کی لہریں یہاں سے اُٹھیں گی تو سیدھی عرش معلیٰ پر چلی جائیں گی۔

جب حضور پاک ﷺ اوپر پہنچے، شب معراج میں اللہ تعالی نے تحفے دیئے۔ یہ اپنی امت کو دے دینا۔کیوں؟ اُس کو نمازوں کی کیا ضرورت ہے؟ اگر تم کوئی بھی نماز نہ پڑھو تب بھی وہ اللہ ہی ہے نا۔اُس کی شان گھٹتی نہیں ہے نا۔ پھر اس کو نمازوں کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تحفے ہیں۔جیسے دربار پہ جاتے ہیں۔ پھول لے جاتے ہیں۔وہ دربار والا کھاتا تو نہیں ہے نا۔یہ عقیدتی تحفے ہیں۔اِس وجہ سے یہ تحفے دیئے۔کہ اپنی امت کو دے دینا۔وہ پانچ وقت یہ تحفے مجھ کو بھیجیں گے۔جب میرے پاس بھی تحفے آئیں گے نا۔پھر میں اُن کو یاد رہوں گا۔وہ مجھے یاد رہیں گے۔ اب وہ تحفے نیچے آگئے نا۔تو جب تک حضور پاک ﷺ تھے تو "پیچھے اس امام کے" آگے ٹیلیفون لگا ہوا تھا۔وہ تحفے اوپر چلے گئے۔اب تمارا ٹیلیفون والا امام ہی کوئی نہیں ہے نا۔اب تو تم اوپر کیسے جاؤ؟ جس گھر میں ٹیلیفون لگا ہوا ہے تو پھر اس ٹیلیفون کے ذریعے وہ تحفہ اوپر جاتا ہے جب وہ تحفہ اوپر جاتا ہے تو پھر وہ مومن کا معراج بن جاتا ہے۔یہ مومن ہے۔

اِس کے آگے ولایت بھی ہے۔وہ تمہارے اندر ہے ولی جو آتے ہیں۔آسمانوں سے تو نہیں گرتے نا۔ہم تم ہی ہیں۔سب کے اندر ولایت کا راز ہے۔جو بھی بچہ اس دنیا میں آیا۔اگر کافر کا بچہ ہے تو وہ بھی ولایت کا راز لے کر آیا ہے۔کیا خبر مسلمان ہو جائے۔توبہ کر لے۔اور تاریخ گواہ ہے کہ کافروں کے بچے مسلمان ہوئے اور بڑے بڑے ولی بنے۔اگر کافروں کے بچے ولی بن سکتے ہیں تو کیا مسلمانوں کے بچے ولی نہیں بن سکتے؟

وہ ولایت کا راز کیا ہے تم دیکھا ہوگا؟ کہ رات کو سوتے ہو، دوسرے شہر میں گھومتے ہو۔تم تو نہیں ہوتے لیکن تمہارے اندر کی اک مخلوق ہوتی ہے۔جس کو نفس بولتے ہیں۔وہ شیطانی محفلوں میں گھومتی رہتی ہے۔مرکے جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔اِسی قسم کی اور بھی تمہارے اندر روحیں ہیں نا اور لطائف۔ست (7) لطائف ہیں۔ جب ان کو اللہ کا نور ملتا ہے،نور سے ان کی پرورش ہونا شروع ہو جاتی ہے نا۔جب نور سے پرورش ہوتی ہے پھر تم دیکھتے ہو رات کو سو رہے ہو تو حضور پاک ﷺ کے قدموں میں۔ان مخلوقوں کے ذریعے جب وہ طاقتور ہو جاتی ہے۔تو پھر وہ مخلوقیں کون سی ہیں؟ جب حضور پاک ﷺ شب

معراج میں گئے تو بیت المقدس میں، (معراج پر) جانے سے پہلے نماز پڑھائی۔ وہ جو پہلے نماز پڑھائی کس کو نماز پڑھائی۔ ولیوں اور نبیوں کو ارواح کو۔ اوپر جب گئے تو پھر جو نماز ملی وہ کس کے لیے ملی؟ وہ نفسانی لوگوں کے لیے۔ تاکہ وہ اس نماز کے ذریعے پاک ہوں۔ اور اُس نماز میں شامل ہوں۔

آج بھی اگر کوئی اپنے آپ کو پاک کر لے تو پھر اپنی روح کو تیار کر لے تو پھر وہ اس نماز میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ شریعت محمدی ﷺ ہے۔ حضور پاک کا یہاں جو جسم مبارک ہے نا...... آپ کو یہاں کہتے ہیں محمد ﷺ۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک کا نام محمد ﷺ ہے۔ اور شریعت محمدی اس کو کہتے ہیں۔ اور وہ جو آپ کی روح مبارک ہے نا اُس کا نام احمد ﷺ ہے۔ کوئی روح اُن ﷺ کی روح تک چلی جائے تو شریعت احمدی تک پہنچ ہی جاتی ہے۔ (اُس مقام سے) اوپر آپ ﷺ کا حامد ﷺ ہے۔ پھر جب تم اللہ تعالی کے روبرو ہو جانا تو وہاں مقام محمود ہے وہاں حضور پاک ﷺ کو محمود کہتے ہیں۔ بھٹ شاہ (شاہ عبدالطیف بھٹائی) کہتے ہیں:

نماز روزہ کم سُٹھو او رستہ کوئی دوجو

نماز روزہ کام اچھا ہے۔ لیکن وہ رستہ جو ہے وہ کوئی دوسرا ہے۔ نماز روزہ جنت کو پہنچاتا ہے۔ اللہ کو نہیں پہنچاتا ہے۔ اللہ کے لیے رستہ کوئی دوسرا ہے۔ ہم نے پہاڑوں میں لوگوں کو دیکھا ہے (کہ) تسبیح بڑی بڑی لگی ہوئی ہیں۔ اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ عبادت خوب کر رہے ہیں۔ اللہ ملا کوئی نہیں۔ غاروں میں دیکھا۔ اللہ ملا کوئی نئیں۔ مسجدوں میں دیکھا۔ تیس چالیس سال ہو گئے ہیں نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ کہ کوئی اللہ ملا؟ کوئی نئیں۔ تو پھر اللہ کس کو ملا؟ اللہ ان کو ملا جنہوں نے اپنے میں دل ڈھونڈا نا۔ اللہ ان کو ملا نا۔ کیونکہ اللہ کا تعلق دلوں سے ہے۔

اب جو تم نمازیں پڑھ رہے ہو نا، اِن کا تعلق تو جنت سے ہے نا۔ اور ہم تم کو ثبوت دیتے ہیں نا۔ ڈھیر نمازیں پڑھی ہونگی نا۔ تسبیحات پڑھی ہونگی۔ تہجد بھی پڑھی ہونگی۔ لیکن جب دعا مانگی ہوگی۔ تو یہی کہا ہوگا اے اللہ مجھے جنت دے۔ بھئی جنت کے لیے کیا۔ تب جنت مانگی نا۔ خیال کرو! کبھی بھی تو نے کہا اے اللہ مجھے تو چاہیے۔ کبھی بھی نہیں کہا۔ کیونکہ اللہ کے لیے کبھی ہم نے عمل ہی نہیں کیا۔ جب تم دل میں اللہ اللہ شروع کرو گے نا (تو) وہ رستہ اللہ کو جاتا ہے نا۔ جب دل میں اللہ آئے گا تو کبھی بھی نہیں کہو گے اے اللہ مجھے جنت چاہیے۔ اے اللہ مجھے تو چاہیے۔ تو، جب اللہ مل گیا نا۔ تو اپنے پاس تو نہیں بٹھائے گا نا۔ جنت میں ہی بھیجے گا نا۔ بغیر مانگے جنت ملے گی نا۔

اب بہت سے فرقے ہیں وہ کہتے ہیں رب کا دیدار نہیں ہوسکتا۔ بہت سے کہتے ہیں کہ رب کا دیدار ہوسکتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کو جو ہوا اِس جسم سے ہوا۔ باقی جو ولیوں کو ہوتا ہے...... اُن کے اندر جو مخلوقیں ہیں...... اُن کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمہارے اندر اللہ نے جو اشارے رکھے ہوئے ہیں۔ اُس نے سات (7) آسمان بنائے۔ ہر آسمان سے اک اک مخلوق پکڑ کے اُس نے تمہارے اندر ڈھانچے میں ڈال دی۔ پتہ نہیں اسکو ملکوت میں جانے کا شوق ہو۔ اپنے قلب کو تیار کرے گا۔

ملکوت کی طیر سیر کرے گا۔ ہوسکتا ہے جبروت میں جانے کا شوق ہو۔ پھر لطیفہ روح کو طاقتور کرے گا، جبروت میں چلا جائے گا۔ ہوسکتا ہے اِس کو اللہ کو دیکھنے کا شوق ہو............ ہوسکتا ہے اِسکو اللہ کو دیکھنے کا شوق ہو تو وہ لطیفہ انا کو طاقتور کرے گا (اور) اللہ تک پہنچ جائے گا۔

جب کوئی ان مخلوقوں کو تیار کرتا ہے۔ یہ جو لطیفہ انا دماغ میں ہے۔ اُس کو ذکر **یا ھُو** سے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ بالکل فرشتہ بن جاتا ہے۔ اُس وقت آدمی سوچتا ہے (کہ) دیکھیں اوپر کیا ہو رہا ہے۔ آدمی سوچتا ہے (اور) وہ اوپر پرواز کر جاتا ہے۔ وہ اس کا محتاج ہے۔ فرشتے روکتے ہیں۔ نہیں رکتا۔ کہتے ہیں جو کچھ بھی ہے بیت المعمور سے آگے جل جائے گا۔ کیونکہ فرشتے بیت المعمور سے آگے نہیں جا سکتے۔ اور وہ بیت المعمور سے بھی آگے چلا جاتا ہے۔ وہاں پر پہنچ جاتا ہے جہاں رب کی ذات ہے۔ اُس وقت فرشتے کہتے ہیں کہ واقعی انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اُس وقت اشرف المخلوقات ہے۔ اب نہیں۔

جب وہاں پہنچتا ہے بڑی محنت سے، بڑی قربانی دے کے پہنچتا ہے نا۔ پتہ نہیں کتنا عرصہ اُس نے تیاری میں لگایا۔ بارہ (12) سال تو کم از کم لگتے ہیں نا۔ یہ جو لوگ جنگلوں میں چلے گئے۔ نمازیں تو گھر میں بھی پڑھ سکتے تھے نا۔ پھر جنگلوں میں کیوں گئے۔ اپنے مخلوقوں کو تیار کرنے کے لیے گئے۔ پھر جب رب کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ پھر اک دوسرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے۔ بڑے پیار سے دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ کا جو نقشہ ہے اس کی آنکھوں کے ذریعے اُس کے دل میں جاتا ہے۔ پھر جب اُس کے دل میں جاتا ہے پھر اللہ تعالی فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا، اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔ اِسکو بولتے ہیں کامل مرشد۔ اِسی کا دیدار **مینوں لکھ کروڑاں ھجاں**۔ اور اِسی مرشد کی بیعت ہوتی ہے جو اللہ تک پہنچاتا ہے۔ اور جو بکتے ہیں اِسی مرشد کے لیے بکتے ہیں۔

اب رہا سوال ہمارے علاقے میں کیا.............. ہم جہاں بھی گھومتے ہیں وہاں گدی نشین بھی ہیں، سجادہ نشین بھی ہیں۔ سارے مرشد بنے ہوئے ہیں نا۔ اب جو مرشد ہم نے پکڑا وہ تو اللہ کے لیے پکڑا نا۔ یہ جسم تو اللہ کو نہیں جاتا نا۔ وہ تو جسم کے اندر کی چیزیں اللہ کو جاتی ہیں۔ اُس (مرشد) کو اِن (مخلوقوں) کو (اللہ تک) پہنچانا آئے ہی نہیں تو کتنا بڑا مجرم ہے۔

بیعت کا حق صرف ولی کو ہے جس طرح کوئی نبی نہیں ہے (اور وہ) نبوت کا دعوی کرتا ہے۔ کافر ہے، ماننے والے بھی کافر۔ تو کوئی ولی نہیں ہے تو اپنے آپ کو ولی سمجھتا ہے تو کفر کے نزدیک پہنچ جاتا ہے۔ کافر تو اپنے لیے تھا نا۔ اور اس نے تو ہزاروں لوگوں کی زندگیاں برباد کردی نا۔ وہ نایاب چیزیں، وہ نایاب اشارے جن کے ذریعے آدمی کو اللہ تک پہنچنا تھا۔ اُس نے اُن کو پھنسا کے برباد کردیا نا۔ وہ اِس کا جواب ہی نہیں دے سکے گا۔

دوسری طرف ہمارا عالم فرقہ آگیا۔ ایک طرف تو گدی نشینوں نے اور سجادہ نشینوں نے ہمارے اندر کو برباد کردیا۔ اور دوسری طرف عالم فرقہ آگیا۔ اِنھوں نے ہمارے ایمان کو ہی برباد کردیا اور 72 فرقوں میں تقسیم کردیا۔

عالم کی بھی تین قسمیں ہیں نا:

اک عالم ربانی ہے۔ عالم ربانی وہ ہوتا ہے جب اُس کا اندر منور ہو گیا نا۔ نور آ گیا ۔تو پھر وہ مقناطیس لگ گیا نا۔ جس طرح مقناطیس پڑا ہے چھوٹی چھوٹی سویاں پھینکتے ہیں وہ پکڑتا جاتا ہے نا۔ کھینچتا جاتا ہے نا۔ تعلق ہے نا۔ اُس سے اِسی طرح جب یہاں نور کا گولہ آ جاتا ہے کسی کے بھی نور کا گولہ آ جائے۔ عام ہے یا عالم ہے جب عالم کے دل میں نور ا کا گولہ آ جاتا ہے نا۔ پھر وہ نماز پڑھتا ہے نا۔ تو اس کا نور بھی اندر جاتا ہے نا۔ تو پھر وہ قرآن پڑھتا ہے نا۔ تو اس کا بھی نور اندر جاتا ہے نا۔ تو پھر کہتے ہیں ۔ قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

اب قرآن مجید کو آپ دیکھیں، کہیں بھی نہیں لکھا نماز پڑھ۔ وہاں یہی لکھا ہے نماز قائم کر۔ وہ لوگ نمازیں پڑھتے تھے۔ اللہ نے فرمایا نمازیں قائم کرو۔ نماز پڑھے گا ساری عمر مسلمان ہی رہے گا۔ نماز قائم کرے گا تو عالم با عمل بنے گا۔ تو مومن بنے گا۔ نماز پڑھنا کیا ہوتا ہے؟ سارے نماز پڑھتے ہو نا..... پڑھتے ہو؟ کتاب پڑھ رہے تھے بند کر دی۔ ختم ہو گیا نا۔ اِس کو ختم کیوں کرتا ہے؟ قائم کر نا۔ نماز کو اندر بسا لے۔ تیرا اندر منور ہو گا تو تیرے اندر پھر نماز قائم رہے گی نا۔ اب نور اندر ہی نہیں گیا تو قائم کیا پڑھی۔ پڑھی قائم نہیں ہوئی۔ اللہ نے کہا قائم کر۔ اس کو نورا اپنے اندر قائم کر۔ پھر قرآن پڑھا تو اُس کا نور بھی اندر گیا نا۔ ایسے عالم کی توہین دین اسلام کی توہین ہے۔ اگر کوئی ایسا عالم ہے نا اُس کی توہین دین اسلام کی توہین ہے۔ ایسے ہی عالموں نے کافروں کو مسلمان بنایا نا۔ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں نا ایسے ہی عالموں کے لیے، کہ بنی اسرائیل کی نبیوں کی مانند ہیں۔ اچھا یہ تو عالم ہو گیا با عمل۔ اس کو عالم ربانی کہتے ہیں۔ اِس نے تو ہم کو دین سکھایا ہے۔ کافروں کو مسلمان بنایا۔

وہ پھر دوسرا عالم اُس نے، کافروں کو مسلمان نہیں بنا سکا۔ او مسلمانوں میں فرقے بنائے نا۔ مسلمانوں کو کافر کہا نا۔ وہ دوسرا عالم۔ اِس کے سینے میں قرآن، اُس کے ہاتھوں میں قرآن۔ اِس کے سینے میں قرآن ہے اور عالم سو، اُس کے ہاتھوں میں قرآن ہے۔ وہ سارا دن رات پڑھتا رہتا ہے قرآن۔ لیکن قرآن (اس کے اندر) ہی نہیں جاتا ہے نا۔ وہ اندر جائے تو اس کو ہدایت کرے نا۔ قرآن خود فرماتا ہے ھدللمتقین میں ہدایت کرتا ہوں پاکوں کو۔ وہ جو پاک تھا نا عالم۔ اُس کو تو ہدایت ہو گئی نا۔ لوگوں کے لیے بھی ہدایت بن گیا نا۔ یہ (عالم سُو) تو پاک ہی نہیں تھا۔ قرآن اِس کے اندر ہی نہیں گیا نا۔ قرآن اس کے ہاتھوں میں ہے نا۔ بھئی ساری عمر لگا رہ۔ قرآن ہاتھوں میں ہی ہے بس۔ یہ ولی نہیں بن سکا۔ وہ عالم با عمل پتہ نہیں کیا کیا بن گیا۔

اُس کے بعد تیسرا عالم وہ بھی تم کو بہت نظر آئیں گے۔ اُس نے بہت پڑھا۔ وہ اندر ہی نہیں جاتا۔ اُس نے بہت پڑھا۔ اُس نے پھر کیا (کہ) اُس قرآن کو بغلوں میں لگا لیا۔ تنگ آ کے بغلوں میں دے دیا۔ او اللہ تو ملا نہیں چلو کرسی ہی مل جاسی۔ سیاست میں لگ گیا نا۔ قرآن بغل میں دے کے سیاست شروع کر دی ہے۔ اُن کو سیاست زیب کبھی نہیں دیتی۔ لیکن اُس کا حق بھی ہے نا۔ اللہ جو نہیں ملا۔ چلو دنیا ہی سہی۔ اُس کے لئے بلّے شاہؒ نے فرمایا:

کھاکے سارا مُکر گئے جناں دی بغل وچ قرآن ۔

کہ کھاکے سارا۔صبح کہتے ہیں بے نظیر کافر ہے۔او شام کو کوئی پیسے ویسے مل گئے نا........وہ میں نے تھوڑی کہا تھا۔مُکر گئے نا۔

جب کوئی شخص ہر وقت اللہ اللہ کرتا ہے اُس کا دل اللہ اللہ میں لگ جاتا ہے۔کوئی بھی چیز دل میں بس جائے اُس سے محبت ہو جاتی ہے۔ اب دل میں اللہ اللہ بس گیا، اللہ سے محبت ہو گئی۔محبت کا تعلق اِس دل سے ہے۔زبان سے نہیں۔ جوزبان سے کہتے ہیں وہ مکار ہیں۔محبت کی نہیں جاتی، محبت ہو جاتی ہے۔جب وہ اللہ اللہ کرتے ہیں تو دل میں اللہ کی محبت آجاتی ہے۔جب دل میں اللہ کی محبت آجاتی ہے تو پھر اللہ تعالی کسی کے احسان لیتا نہیں ہے۔اک روپیہ خرچ کرو دس روپے لوٹا تا ہے۔اک نیکی کرو دس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے۔او تھوڑی سی محبت کرو دس گناہ زیادہ محبت کرتا ہے۔جس سے اللہ محبت کرتا ہے اُس کو اک دن دیکھتا ہے۔بڑے پیار سے دیکھتا ہے۔جس دن اللہ نے تم کو دیکھ لیا۔پھر محبت ختم ہو گئی۔پھر عشق آگیا۔ تو پھر میں تیرا اور تو میرا۔علامہ اقبال نے فرمایا: گر ہو عشق تو کفر بھی ہے مسلمانی۔

اگر تیرے اندر اللہ کا عشق آجائے تو کفر میں مسلمان ہی بن جاتا ہے نا۔اگر عشق نہیں ہے تو پھر آگے کہتے ہیں کہ مسلم بھی ہے کافرو زندیق۔علامہ اقبال نے کہا کہ تم ایک دوسرے کو مسلمانوں کو کافر و زندیق کہتے ہو ۔

اب یہ جو اللہ اللہ اِس اُمت کو ملا۔باقی اُمتوں کے نبی بھی ترستے۔موسیٰ یا رحمٰن کا ذکر کرتے تھے۔ عیسیٰؑ یا قدوس کا، سلمانؑ یا وہاب کا، داوٗدؑ یا ودود کا، باقی نبی اپنے اولوالعزم مرسل کا کلمہ پڑھتے تھے۔اک دن موسیٰؑ نے کہا اے اللہ دیدار دے۔ جواب آیا تاب نہیں۔کہنے لگے کسی میں تاب ہوگی۔جواب آیا اک میرا حبیبؐ اور اس کی امت۔اُمت کا کہا مسلمان کا نہیں۔کہا اک میرا حبیب ﷺ اور اس کی اُمت۔موسیٰؑ کو جلال آگیا۔میں نبی ہو کے اُمتی کے برابر نہیں۔ جلوہ دے دیکھی جائے گی۔جلوہ پڑا موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے۔کیا وجہ ہے کہ موسیٰؑ اِس دنیا میں کوہ طور پر بے ہوش ہوئے۔حضور پاک ﷺ سامنے جا کے مسکرا رہے ہیں۔موسیٰؑ کے جسم میں یا رحمٰن کو صفاتی نور تھا۔وہ ذات کی تاب نہ لا سکے۔حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک میں اسم ذات کا ذاتی نور تھا۔ذات ذات کے سامنے مسکرائی۔وہ حضور پاک کے طفیل وہ اسم اس امت کو ملا۔تب اِس کو فضیلت ہوئی........ تب اس کو فضیلت ہوئی نا۔

اک حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن اُمتوں کی پہچان نور سے ہوگی۔یہ یا رحمٰن سے چمک رہے ہیں موسیٰؑ کی امت۔یہ یا ودود سے چمک رہے ہیں داوٗدؑ کی امت۔اور جو اللہ ھو سے چمک رہے ہیں یہ حضور پاک ﷺ کی اُمت۔تو پھر جو اِس نور کے بغیر بیٹھے ہونگے تو پھر بھاویں سُنی ہے، بھاویں شیعہ ہے، تے بھاویں وہابی ہے۔ تو پھر تو جاسوس ہی ہے ۔

بنی اسرائیل کے نبی ترستے رہے۔اِس امت کی ولی کہتے ہیں ہم نے اللہ کا دیدار کیا ہے۔حضرت امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ننانوے(99) مرتبہ اللہ کو دیکھا ہے۔حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں کہ میں نے ستر(70)مرتبہ رب کا دیدار کیا ہے۔سخی سلطان باھو فرماتے ہیں کہ جب چاہوں اللہ کو دیکھ لوں۔یہ ہے اُمت کی شان۔

ایک دن عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ مجھے بڑا شوق ہے تجھے دیکھنے کا۔اللہ نے کہا موسیٰ کا حال نہیں دیکھا ہوا تھا سہم گئے۔تو پھر تیرا دیدار کیسے ہوگا؟ اِس کے لیے تجھے میرے حبیب کا اُمتی بننا پڑے گا۔عیسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھے منظور ہے۔زندہ اُٹھایا گیا پھر اُن کو۔اب مہدی علیہ السلام آئیں گے۔عیسیٰ علیہ السلام اُن سے بیعت ہونگے۔اُمتی بنیں گے۔پھر اُن کو دیدار ہوگا۔اب اُمتی کی کیا شان ہے!

علماء کے لیے، عالم ربانی کے لیے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہونگے۔کیونکہ نہ اُن نبیوں کو دیدار نہ اِن عالموں کو دیدار۔اور ولیوں کے لیے کہا کہ میرے ولیوں پر بنی اسرائیل کے نبی بھی رشک کریں گے۔جس دن عیسیٰ علیہ السلام نے آ کے امام مہدی سے بیعت کر لی، سارے نبی رشک نہیں کریں گے؟ حضور پاک ﷺ کے بعد جو درجہ ہے نبوت میں وہ عیسیٰ کا ہے، تو وہی آ کے بیعت ہو گئے۔

اب وہ اسم ذات آتا کیسے ہے؟ طریقہ بھی بتا دیں۔ہوسکتا ہے کوئی اہل دل ہو۔او **سخی سلطان باہوؒ نے ایک کتاب لکھی۔ اُس کا نام ہے نورالھدیٰ۔ وہ سمجھ میں نہیں آتی۔ایک دن اُن سے ملاقات ہو ہی گئی۔پوچھا (کہ) آپ نے ایک کتاب لکھ دی۔تو کسی کو سمجھ نہیں آتی ہے**۔ہزاروں لوگ پڑھتے ہیں۔کہتے ہیں ہماری تو سمجھ میں آتی ہی نہیں ہے۔تو کہنے لگے ٹھیک ہے۔ہزاروں کی سمجھ میں نہ آئے۔ہزار سال تک نہ آئے۔ہزار سال کے بعد اگر کسی اک کے بھی سمجھ میں آ گئی نا تو وہ ہزاروں کو سمجھا دے گا نا۔ تو میری محنت پوری ہو جائے گی نا۔

ہمیں ایک کیپٹن ملا۔کہنے لگا مجھے بڑی تگ و دو ہے اللہ کی۔میں روزانہ کئی ہزار دفعہ کاغذ پر اللہ لکھتا ہوں۔اُس کو سمندر میں ڈالتا رہتا ہوں۔لیکن کئی سال ہو گئے ہیں مجھے تو رب کا کوئی نام ونشان ہی نہیں ملا۔بھئی رب تو دل میں ہے۔تو سمندر میں ڈالتا رہا۔او لکھ لکھ کے تو سمندر میں ڈالتا رہا۔دل میں ڈالتا۔دل میں کیسے ڈالوں۔تو بس یہی نکتہ ہے۔اگر سمجھ آ گیا تو۔

تو اب یہ اللہ دل میں کیسے جاتا ہے۔دل میں جائے گا تو بات بنے گی۔اِس کو روزانہ 66 مرتبہ، سٹھ چھ چھیاسٹھ، کاغذ کے اوپر لکھتے ہیں۔خوشخط کر کے لکھو۔فجر کی نماز کے بعد لکھو۔ورنہ جب بھی آپ کو موقع میسر آئے۔دن میں بھلے کئی دفعہ لکھو۔پانچ، چھ، سات دفعہ۔لیکن جب بھی لکھو۔بڑے پیار سے لکھو۔کیا خبر تم لکھ رہے ہو تو وہ دیکھ رہا ہو۔اُسی میں کام ہو جائے۔نقطہ نواز ہے۔آپ تھوڑے دن لکھیں گے۔ایک دن آئے گا، آپ جو کاغذ پر لکھتے تھے وہ تمہاری آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے گا۔وہ کاغذ سے آنکھوں میں آ گیا۔تصور قائم ہو گیا۔اِس کو ابھی تصور بولتے ہیں۔جب آنکھوں میں تصور آنا شروع ہو جائے، پھر لکھنا بند کر دیں۔آنکھوں سے پھر توجہ سے اُس کو دل کے اوپر اتاریں۔تو پھر اگر اللہ نے چاہا تو جو آپ کاغذ پر لکھتے تھے وہ دل پر لکھا نظر آئے گا۔اُس وقت دل میں دھڑکن تیز ہو جائے گی۔ٹک ٹک ٹک اِس ٹِک ٹِک کے ساتھ اللہ ھو ملائیں۔اک کے ساتھ اللہ اک کے ساتھ ھو۔وہ دل کی تسبیح چل پڑی۔

جب یہاں (دل پر اللہ) نظر آئے گا۔یہ پولیس کی مہر لگی پولیس والا۔یہ اللہ لکھا گیا اللہ والا۔رات کو سونے لگیں۔

اِس (شہادت کی) اُنگلی کو قلم خیال کریں۔ تصور سے دل کے اوپر اللہ لکھتے لکھتے سو جائیں۔ اِسی میں نیند آ جائے۔ کیونکہ سوتے وقت جو نیت ہوتی ہے خواب میں بھی وہی کچھ ہوتا ہے۔ اللہ ھو پڑھتے پڑھتے سو گئے اور خواب میں بھی اللہ ھو پڑھتے رہے۔

ہم چکوال میں کینٹین کرتے تھے۔ کچھ یہ کنڈیکٹر، بسوں کے کنڈیکٹر ہمارے پاس کنٹین میں سو جاتے۔ خراٹے لے رہے ہوتے ہم ان کو دیکھتے۔ خوب مزے سے خراٹے لے رہے ہیں۔ لیکن کہہ رہے ہیں 'لاہور پنڈی، لاہور پنڈی'۔ لاہور سے آتے پنڈی میں وہ یہی خواب میں کہتے رہتے نا۔ تو جب تمہارا خیال اللہ کی طرف ہوگا سوتے میں بھی، جاگتے میں، کام کاج میں بھی، تو گھر والے کہیں گے تو تو اللہ ھو کر رہا تھا۔ تم کہو گے میں تو سو رہا تھا۔

صبح اُٹھیں۔ وضو ہے یا نہیں۔ ذکرِ خفی کرتے رہیں۔ جب تک دل کی دھڑکن سے (اللہ اللہ) نہیں ملتا۔ اُس کو ذکرِ خفی کہتے ہیں۔ ذکرِ خفی کوئی منزل نہیں ہے، عبادت ہے۔ جس دن تمہارے دل کی دھڑکنوں نے اللہ اللہ پکارنا شروع کر دیا۔ آج تمہاری منزل جو ہے ناں، چل پڑی نا۔ اِس کو طریقت کہتے ہیں نا۔ طریقت کا تعلق اِس دل سے ہے نا۔ آج تمہاری گاڑی اللہ کی طرف چل پڑی۔ اب اس گاڑی کو پٹرول کی ضرورت ہے۔ اب پھر نمازیں پڑھو، روزے رکھو۔ وہ اس کا پٹرول ہے۔ تو پھر وہ گاڑی پہنچے گی نا۔ تو جب وہ گاڑی اللہ اللہ کرتے اللہ تک پہنچ جائے گی تو اُس کو حقیقت کہتے ہیں نا۔ حقیقت کا تعلق اِن نظروں سے ہے۔

اب یہاں ایک سوال ہے۔ ہمارے علماء کو بہت برا لگتا ہے۔ لیکن ہمیں کوئی ان سے دشمنی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی پیروں سے کوئی دشمنی ہے۔ **<u>یہ تو اللہ کا حکم ہے ہم بیان کر رہے ہیں۔ چاہے کسی کو صحیح لگے، چاہے کسی کو برا لگے</u>**۔ یہاں ہم جدھر بھی گئے۔ ہمارے علماء نے کہا کہ سب کچھ شریعت میں ہے۔ اُنہوں نے کہا طریقت بھی شریعت ہے۔ حقیقت بھی شریعت ہے۔ معرفت بھی شریعت میں۔ ہم ناروے میں گئے تو وہاں ایک بورڈ لگا ہوا تھا۔ اُس پر لکھا ہوا ہے کہ اس سے آگے دنیا نہیں ہے۔ اگر کوئی دنیا کی جستجو والا ہوا تو وہاں جا کے ٹھہر جائے گا نا۔ آگے دنیا ہی نہیں۔ میں جا کے کیا کروں گا۔ اِسی طرح اگر کوئی اللہ کا طالب ہوا تو یہاں شریعت میں ساکن ہو جائے گا نا۔ کہ شریعت سے آگے تو کچھ بھی نہیں ہے۔ تو میں کیا کروں آگے جا کے۔ یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ دل بھی اللہ اللہ کرتے ہیں۔ دل والے بھی ہوتے ہیں۔ یہ آنکھیں بھی اللہ کو دیکھتی ہیں۔ یہ آنکھوں والے بھی ہوتے ہیں۔ یہ اس کی تلاش کرتا نا۔

یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے تو غوث پاک کیا اسلام میں نہیں تھے۔ تو خواجہ صاحب اسلام میں نہیں تھے۔ وہ کئی کئی سال جنگلوں میں رہے نا۔ شریعت جنگلوں میں تو نہیں ہوتی ہے نا۔ شریعت تو شہروں میں ہوتی ہے۔ مدرسوں میں، مسجدوں میں ہوتی ہے نا۔ تو پھر جنگلوں میں پھر وہ کیوں چلے گئے تھے؟ وہ کوئی دوسرا علم تھا۔ وہ طریقت، حقیقت، معرفت کا علم تھا۔ تو مڑ کے آئے تو بڑے بڑے ولی کامل بن کے آئے نا۔

جب وہ دل کی دھڑکنیں پھر اللہ پکارتی ہیں............تو کوئی لوگ ہیں جن کے دل کی دھڑکنیں کم ہوتی ہیں۔ اُن کے لیے

پھر اولیاء نے کچھ طریقے نکالے ہیں۔قلندر پاکؒ اُن کے پاس لوگ جاتے۔وہ کہتے چلو ناچیں۔وہ ناچ آج تک موجود ہے۔ نچاتے ان کو۔

میں ایک دفعہ سہون میں گیا۔وہاں کچھ آدمی اُس وقت اللہ ھو پہ ناچتے تھے۔اب دمادم مست قلندر پر ناچتے ہیں۔دو آدمی میرے سامنے بے ہوش ہوئے۔ناچتے ناچتے بے ہوش ہو گئے۔ایک پر میں پانی ڈالنے لگا،ایک اور ساتھ آدمی تھا دانت اُس کے بالکل کسے ہوئے ہیں، بند ہیں۔پانی بھی اندر نہیں جا رہا۔دل سے آرہی ہے دمادم مست قلندر۔ہم نے سوچا اس زمانے میں دمادم مست قلندر کرتے ہیں تو دلوں سے دمادم مست قلندر کی آواز آتی ہے۔تو اُس زمانے میں تو اللہ ھو سے ناچا کرتے تھے۔ تو اُس وقت اندر سے اللہ ھو کی آوازیں آتی ہونگی نا۔ تو بلھے شاہؒ نے فرمایا اساں نچ کے یار منایا ۔تو پوچھا ناچ میں کیا یار مانتا ہے۔پتہ لگا نچے نچے،خوب نچے۔دل کی دھڑکنیں ابھریں۔دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ملیا۔تب پھر یار منیا۔

امیر کلالؒ کبڈی کھلاتے۔وہ کبڈی کھیل رہے تھے۔بہاؤالدین نقشبند بہت بڑے عالم تھے۔پہنچ گئے فیض کے لیے۔پوچھا امیر کلال کہاں ہے؟ وہ تو کبڈی کھیل رہے ہیں۔کہ ولی تو کبڈی نہیں کھیل سکتا۔میں تو خواہ مخواہ ادھر آگیا۔واپس جانے لگے۔زمین نے روک لیا۔بعد میں وہی خواجہ بہاؤالدین نقشبند اُن کے ساتھ کبڈی کھیلے۔اتنے بڑے ولی بنے۔وہ کبڈی میں کیا راز تھا؟ خوب دوڑاتے، جب دل کی دھڑکنیں اُبھرتیں، کہتے اب کبڈی کو چھوڑ وان (دھڑکنوں) کے ساتھ اللہ اللہ ملاؤ۔

ایک اور آسان طریقہ ہے۔وہ ضربیں لگاتے ہیں۔ **اللہ ھو اللہ ھو** ۔اب کچھ لوگ اللہ ھو کی ضربیں لگاتے ہیں۔کچھ لوگ کہتے ہیں شور مچاتے ہیں۔صحیح کہتے ہیں۔اگر تو اللہ ھو کی ضربیں لگا کر گھر چلا جاتا ہے تو شور مچا کر گیا نا۔اُس سے بہتر تھا تو دل میں اُس کو یاد دلیتا۔اُن کو پتہ ہی نہیں ہے، یہ ضربیں کیوں لگاتے ہیں۔یہ اللہ ھو اللہ ھو جب لگاتے ہیں نا........ گھنٹہ بھر تو وہی کبڈی والی پوزیشن پیدا ہو جاتی ہے۔بھئی دل دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔پھر اُس کی دھڑکن کے ساتھ اللہ ھو ملاتے ہیں نا۔وہ کہتے ہیں کہ کسانی (کھیتی باڑی) آدھی ولایت ہے۔وہ کس طرح؟ آگے بیل چل رہا ہے۔پیچھے وہ بھی چل رہا ہے۔وہ سارا دن چل رہا ہے۔بیل کا دل بھی دھڑکنا شروع ہو گیا۔اُس کا بھی دل دھڑکنا شروع ہو گیا۔اب اگر اُس دھڑکن کے ساتھ اللہ اللہ ملائے تو آدھی ولایت ہے نا۔ورنہ جس طرح اُسکا (بیل) دل دھڑک رہا ہے۔اِسی طرح اس کا دل دھڑک رہا ہے۔یہ تو ہو گیا اُس کا طریقہ۔

<u>اب اِس کی اجازت بھی ہوتی ہے۔اجازت کیا ہوتی ہے؟</u> آپ یہاں سارا دن، رات تہجد پڑھتے رہیں۔نمازیں پڑھتے رہیں۔شیطان ایک کونے میں کھڑا انتظار رہتا ہے۔کیوں؟ تیرا دل تو میرے ہاتھ میں ہے۔جب جی چاہے گا موڑ دوں گا۔اور تمہیں ایک دن شکایت ہوگی (کہ) میں بڑا تہجد گزار تھا۔مجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں اب فرض نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔شیطان نے دل موڑ دیا نا۔جب کوئی دل کی عبادت میں لگتا ہے شیطان سوچتا ہے اگر یہ اللہ اللہ اِس کے اندر چلا گیا یہ تو ساری عمر کے لیے میرے ہاتھوں سے گیا۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے ایام میں جنگل میں چلے گئے۔ جب باقی عبادت کرتے تو شیطان دیکھتا رہتا۔لیکن جب وہ اللہ ھو کی ضربیں لگاتے با تو قریب آ کر اُن کو ستاتا۔ وہ صاحب نظر تھے۔ایک دن ڈنڈا لے کے اُس کے پیچھے بھاگے۔ کہ آج اِس کو ماروں گا۔آواز آئی اے بایزید یہ ڈنڈوں سے نہیں مرتا یہ اللہ کے نور سے جلتا ہے۔تو اتنا ذکر کر، اتنا ذکر کر کہ نور علی نور ہو جائے۔تو جب بایزید بسطامی نور علی نور ہو گئے تو شہر بسطام سے جادو گر ہی چلے گئے۔شیطان کو پتہ ہے کہ اللہ اللہ کرنے سے کسی کے دل پر اللہ لکھا جاتا ہے۔خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کو نقشبند کیوں کہتے ہیں؟ لوگوں کے دلوں پر لفظ اللہ نقش کر دیتے تھے۔قرآن بھی فرماتا ہے: کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کے دلوں پر ایمان نقش ہو جاتا ہے نا۔ ایمان اللہ ہی ہے نا

کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں۔اُن کے دل میں مدینہ پاک آجاتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا بھی نہیں تو جدا بھی نہیں۔ پھر وہ کہیں بھی ہے مدینے میں ہے۔کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں۔اُن کے دلوں پر خانہ کعبہ آجاتا ہے۔ایک دن مجدد الف ثانی نے۔ دیکھا یہ جن فرشتے اُن کو سجدہ کر رہے ہیں۔تو بڑے پریشان ہوئے کہ یہ استدراج تو نہیں ہو گیا۔ یہ انسان کو سجدہ جائز ہی نہیں۔ یہ مجھے کیوں سجدہ کر رہے ہیں۔آواز آئی گھبراؤ نہیں! یہ تمہیں سجدہ نہیں کر رہے وہ جو تمہارے اندر خانہ کعبہ بس گیا ہے، اُس کو سجدہ کر رہے ہیں۔

جب رابعہ بصری کے دل پر خانہ کعبہ آیا۔ اس کعبے کو حکم ہوا کہ جا، جا کے اس کعبے کا طواف کر، تجھے ابراہیمؑ نے گارے مٹی سے بنایا۔ اِس کو میں نے اپنے نور سے بنایا۔او تب مولانا رومؒ نے کہا کہ اک دل جس میں کعبہ بس جائے اُس ہزار کعبوں سے بہتر ہے۔اُس کو ابراہیمؑ نے بنایا۔ اِس کو اللہ نے اپنے نور سے بنایا۔

جب کعبہ بس جاتا ہے۔ابھی مکمل نہیں ہے۔ تو اُس کو آدھی قلندر بولتے ہیں۔ جی بولتے ہو نا آدھی قلندر ہے۔ دِل میں کعبہ بھی بسا تھا، تو کعبہ اُس کا طواف بھی کرتا تھا۔تو پھر بھی بولتے ہیں آدھی قلندر ہے۔تو پھر وہ پورا قلندر کون ہے؟ آدھی قلندر یہ ہے کہ وہ رب کا دیدار نہیں کر سکیں۔وہ رب سے بات چیت کر سکیں۔ عورت جو ہے نا وہ رب کا دیدار نہیں کر سکتی، کتنی بڑی اونچی ولیا ہو جائے۔ رب سے بات چیت کر لیتی ہے وہ..... جو دوسرے ہیں، پورے قلندر، وہ رب سے بات چیت بھی کرتے ہیں رب کو دیکھتے بھی ہیں۔وہ رب کا نقشہ اُن کے اندر آتا ہے نا تو پھر اُن کے لیے ہے نا (یہ حدیث قدسی) میں اُن کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔

<u>اب دین اسلام اک پرندے کی مانند ہے۔پرندے کے دو پر ہوتے ہیں</u>۔ بہت سے لوگ ہیں جو اک پر سے اُڑنے کی کوشش کرتے ہیں نہیں اُڑ سکتے۔ وہ صرف نماز ہی پڑھتے ہیں۔ زبان سے سب کچھ کرتے ہیں۔ دن رات لگے رہتے ہیں۔او چالیس، پچاس، سٹھ، سو سال ہو گئے۔ تو ابھی نمازی ہی ہے۔کوئی مسجد میں پھڑ پھڑا رہا ہے نا۔اوپر تک تو کوئی نہیں پہنچا نا۔دوسرے لوگ وہ دیکھے، جنہوں نے نمازیں چھوڑ دیں۔ دلوں سے اللہ اللہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ جنگلوں میں پڑے ہوئے ہیں نا۔رب کو وہ بھی کوئی نہیں پہنچے نا۔رب کو وہی پہنچے نا جنہوں نے نمازیں بھی پڑھیں اور دلوں سے اللہ اللہ بھی کری۔رب کو تو

وہی پہنچے نا۔ یہ دو پر ہیں۔

اس وقت ہر آدمی صراطِ مستقیم کی تلاش میں ہے۔ او پانچ منٹ میں پتہ چل جائے گا۔ کوئی بھی نہیں کہے گا غلط کہتا ہوں۔ صراطِ مستقیم کیا ہے؟ حقیقت ہے کئی سالوں سے الجھے ہوئے ہو نا۔ صراطِ مستقیم کیا ہے؟ یہ دیوبندی، یہ مرزائی، یہ وہابی، یہ سُنی، شیعہ ابھی دس منٹ میں تم سارے گردنیں ہلاؤ گے کہ صحیح کہتا ہے۔ اگر کوئی کافر ہے، ہندو ہے۔ وہ بھی کہے گا صحیح کہتا ہے۔

<u>اک وہ لوگ ہیں جن کے ظاہر بھی خراب ہیں باطن بھی خراب ہیں</u>۔ نہ کوئی ظاہر میں نماز روزہ ہے، نہ کوئی دل میں اللہ اللہ ہے۔ وہ بھلے سُنی ہے، بھلے شیعہ ہے، تو بھلے وہابی ہے۔ صراطِ مستقیم نہیں ہے۔ وہ صراطِ مستقیم نہیں ہے۔ نام تم نے رکھے ہوئے نا۔ بات صراطِ مستقیم کی ہے نا۔

<u>دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے ظاہر خراب ہیں باطن اللہ اللہ کر رہے ہیں</u>۔ ایسے لوگ بھی ہیں دھنکہ شریف ہے نا، اُدھر ظاہر میں کوئی نماز روزہ نہیں ہے نا۔ دل اللہ اللہ کر رہے ہیں نا۔ جس کو ڈنڈا مارتے ہیں فیض ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اُن کی کوئی نقل کرے تو زندیق ہو جاتا ہے نا۔ بھئی اگر اُن کی نقل کرو گے تو زندیق ہو جاؤ گے نا۔ تو صراطِ مستقیم وہ بھی کوئی نہیں۔ بھئی وہ تو بے نظیر کو ڈنڈے مارتے ہیں۔ تم ڈنڈے مار کر دکھاؤ نا۔ اُن کی نقل کرے گا تو زندیق ہو جائے گا نا۔ تو صراطِ مستقیم وہ بھی نہیں ہے نا۔

<u>تیسرے وہ لوگ ہیں جن کے ظاہر درست اور باطن سیاہ</u>۔ ہمارے علماء اور عابد زاہد۔ ظاہر میں تسبیاں نمازیں، سب کچھ ہے (لیکن) اندر کالے ہیں۔ اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ اِس دل میں اللہ ہوتا ہے۔ اللہ نہ ہو تو پھر شیطان ہوتا ہے۔ پھر صراطِ مستقیم یہ بھی نہیں ہے نا۔ اگر صراطِ مستقیم ہوتا تو بہتر (72) فرقے کیوں بنتے؟ وہ اِنہیں لوگوں نے بنائے نا۔ اِنہیں داڑھیوں والوں نے بنائے نا۔ نمازیوں نے بنائے نا۔ تو پھر صراطِ مستقیم میں ہوتے تو سارے اس طرح ہوتے؟ تو پھر صراطِ مستقیم کیا ہے؟ ظاہر بھی درست، باطن بھی درست۔ ظاہر میں نماز روزہ کرو اور دل بھی اللہ اللہ کرے۔ زبان بھی پاک اور دل بھی پاک۔ یہ صراطِ مستقیم ہے۔ کہیں سے بھی حاصل ہو جائے۔ ہم یہ نہیں کہتے (کہ ہم سے حاصل کرو)، کہیں سے بھی حاصل ہو جائے یہی صراطِ مستقیم ہے۔

اس وقت سارے اسلامی ممالک ہیں ایران بھی، اعراق بھی، پاکستان۔ زبان سے سارے کلمہ پڑھتے ہیں نا۔ زبان سے سارے ایک ہیں۔ لیکن دل سے ایک نہیں ہیں نا۔ دلوں میں شیطان ہے۔ اور شیطان کیا کرتا ہے۔ بھائی کو بھائی سے لڑاتا ہے۔ میاں کو بیوی سے لڑاتا ہے۔ دل سے ایک دوسرے کو مسلمان نہیں مانتے۔ کافر کہتے ہیں۔ جب تمہارے دلوں نے بھی کلمہ پڑھ لیا تو پھر زبان سے بھی ایک اور دل سے بھی ایک۔ اب تم کو......... اب اُس شیطان کو پتہ ہے یہاں تک کوئی شخص پہنچ سکتا ہے۔ اُس کے پاس جنات کی فوج ہے۔ حکم دیتا ہے جاؤ! اس کو تباہ کرو، برباد کرو، کچھ بھی کرو۔ یہ اللہ اس کے

اندر نہ جائے۔ ورنہ یہ تو گیا نا۔تمہارے پاس تو کوئی جن بھی نہیں ہے۔ایک جن بھی نہیں ہے جواُن کا مقابلہ کرے۔ایک جن بھی نہیں ہے۔ جواُن کا مقابلہ کرو۔ پھر جہاں سے ان کی اجازت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کو بھی ایک رحمانی فوج دیتا ہے۔او شیطانی فوج کو تم پر ٹوٹ پڑی اور رحمانی فوج شیطانوں پر ٹوٹ پڑی۔ وہ رحمانی فوج اُس وقت تک تمہارا ساتھ دے گی جب تک تمہارے اندر رحمٰن جاگ نہیں اُٹھتا۔ پھر بندہ نہیں بندہ نواز بن گئے۔غریب نہیں غریب نواز بن گئے۔

بہت سے لوگ ہوں گے جن کے مرشد کامل ہونگے۔ بہت سے لوگ ہوں گے جو ویسے پھنسے ہوئے ہونگے۔ ہر مرشد اپنے آپ کو کامل ہی کہتا ہے نا۔ جو جس سے بیعت ہوا اُسے کامل سمجھ کے بیعت ہوا نا۔اگر تو وہ کامل ہے تو پھر تو جیسا بھی ہے

آپے لھسی ساراں ہو

لیکن اگر وہ کامل نہیں ہے تو پھر تیری زندگی برباد ہو رہی ہے نا۔اب ضروری ہے نا کہ اپنے مرشد کے متعلق بھی پتہ ہو نا۔ کہ وہ کامل ہے یا نہیں ہے۔تصدیق ہونی چاہیے نا۔اب سنیارا (سنار) ہے وہ سونے لینے کے لیے جاتا ہے نا۔مار نہیں کھاتا۔اُس کے پاس کسوٹی ہے۔ جب تمہارے اندر یہ اللہ اللہ شروع ہو جائے گا، تمہارے دل میں اللہ اللہ شروع ہو جائے گی۔ دل کی دھڑکن پکارے گی اللہ اللہ۔نور بنے گا۔ بری امامؒ چلے جانا وہاں بھی اللہ یہاں بھی اللہ۔ بادل آپس میں ٹکراتے ہیں تو رقعت بھی پیدا ہوتی ہے۔یہاں بھی اللہ وہاں بھی اللہ۔آپس میں ٹکرائے تو رقعت پیدا ہوگی۔دل کا ذکر اور تیز ہو گیا۔ سمجھ گیا یہ روحانی آدمی ہے۔ آگے داتا صاحبؒ چلے جانا۔وہاں بھی اللہ یہاں بھی اللہ۔تو سینے میں گڑ گڑاہٹ پیدا ہوگی نا۔رقعت پیدا ہو جائے گی نا۔سمجھ جاؤ گے نا۔کہ یہ کوئی ولی کامل ہے۔ پھر اپنے مرشد کے پاس چلے جانا۔ جو داتا صاحب بری امامؒ پر بات ہوئی تھی، مرشد کے پاس جانے سے ہوتی ہے تو ٹھیک ہے۔تمہاری خوش نصیبی ہے اگر گھڑی گھڑی تو اُس کے پاس جاتا ہے......... گھڑی گھڑی تو اُس کے پاس جاتا ہے۔ پھر کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ پھر اِس کا مطلب ہے کچھ بھی نہیں ہے نا۔تمہاری عمر برباد ہو رہی ہے نا۔ضروری ہے کہ پہلے کسوٹی بن جائے تو پھر تم اُن کی تلاش میں نکلنا۔ پھر جب بھی کبھی ملے گا نا تو کامل مرشد ہی ملے گا۔سخی سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ ڈھونڈ......... ڈھونڈ، تو لٹ جائے۔ تیرا گھر بار لٹ جائے۔مرنے سے تھوری دیر پہلے تجھے یہ چیز حاصل ہو جائے تو بڑا سستا سودا ہے۔تو جہاں جائے گا ایمان سے جائے گا نا۔او تیرے دل پر اللہ لکھا گیا تو ایمان سے جائے گا۔

اس کے لیے ہم تمہیں بیعت کرتے نہ کوئی نذرانہ مانگتے ہیں۔اُس وقت تک تمہاری حفاظت کریں گے جب تک یہ تمہارے اندر رحمٰن جاگتا نہیں ہے۔ پھر تمہیں کہیں بھی کامل نظر آیا وہاں جا کے بیعت ہو جانا۔ کہیں بھی نظر آیا۔ جو بھی ملے گا۔ پھر صحیح ملے گا نا۔ یہ چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی، یہ سلسلے ہیں۔لیکن ہمارے لوگوں میں کچھ یہ ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ چشتی تھا۔ ہمارا باپ دادا بھی چشتی، میں بھی چشتی، میرا بیٹا بھی چشتی۔ہم چشتی کیوں چھوڑیں نا۔یہی کہتے ہو نا۔لیکن چکر یہ ہے کہ یہ چار گاڑیاں ہیں نا۔ **پہلے نو گاڑیاں تھیں۔پانچ پنچر ہو گئیں۔اب چار رہ گئیں ہیں۔** اب چار میں سے اک جو ہے نا وہ بھی کٹ گئی

ہے سہروری۔ سہروردی بھی کٹ گیا ہے۔ وہ صرف نعت خوانی میں لگ گیا وہ صرف نعت خوانی میں لگ گیا۔ ذکوریت کو اُس نے چھوڑ دیا۔ اب یہ گاڑیاں سٹارٹ۔ کبھی چشتیوں کی گاڑی سٹارٹ ہوتی ہے، تو کبھی نقشبندیوں کی سٹارٹ ہوتی ہے، کبھی قادریوں کی سٹارٹ ہوتی ہے، باری باری نا۔ ایک دم تو سٹارٹ نہیں ہوتی نا۔ باری باری اللہ کی طرف جاتی ہیں نا۔ اگر تجھے اللہ کو پہنچنا ہے تو جو سٹارٹ گاڑی ہے اُس میں جا کے بیٹھ جا نا۔ بھئی وہ تو ساری اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہیں نا تمہارے لیئے بھیجی ہیں۔ باری باری وہ چلتی ہیں نا۔ کسی بھی سٹارٹ میں جا کے بیٹھ جا۔ کوئی جرم تو نہیں ہے نا۔ ہاں اگر تیری گاڑی چل رہی ہے نا تو پھر اُترنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر وہ جرم ہے۔ اگر کسی کا دل اللہ اللہ کر رہا ہے۔ اس کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اس کا مرشد کامل تھا تب اس کے اندر اللہ اللہ ہوئی ہے نا۔ اگر کسی کے اندر اللہ اللہ نہیں ہے تو اس کا مطلب اس کی گاڑی چلی نہیں ہے نا۔ تو چلتی ہوئی گاڑی میں آ کے بیٹھ جائے۔

<u>ہمیں تم سے جو لالچ ہے، اک لالچ ہے۔ ہم اپنے خرچے پر اِدھر آئے ہیں۔ خرچے پر جائیں گے۔ پھر کیوں ہم جگہ جگہ جاتے ہیں؟</u> یورپ تک جاتے ہیں۔ تھوڑی سی لالچ ہے ہم کو۔ او حضور پاک ﷺ کو بھی لالچ تھی۔ اس وجہ سے آپ ﷺ حریصاً بھی کہا گیا ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں حریصً کیوں کہا گیا؟ اب دیکھو نا، تم اللہ کو جاؤ، دوزخ میں جاؤ، بہشت میں جاؤ۔ ہمیں کیا پرواہ؟ ہم نے تو جو پایا تھا، پالیا نا۔

جس طرح گاڑی کسی کی۔ لینے والا اور، بیچنے والا اور۔ بیچ میں ایک ایجنٹ ہے۔ ایجنٹ ہے نا۔ وہ ایک کو راضی کرتا ہے۔ پھر دوسرے کو راضی کرتا ہے۔ دونوں کو راضی کرتا ہے۔ گاڑی اس کی نہیں ہے۔ وہ اُدھر بھی باتیں کرتا ہے۔ اِدھر بھی بیچارہ باتیں کرتا ہے۔ پتہ نہیں کتنے گھنٹے لگاتا ہے۔ جب گاڑی بِک جاتی ہے، اُس کو اُدھر بھی کمیشن ملتا ہے۔ اِدھر سے بھی کمیشن ملتا ہے۔ وہی حساب ہمارا ہے۔ اب ہم تم کو راضی کر رہے ہیں نا۔ پھر اُس کو راضی کریں گے۔ اللہ اللہ شروع ہوگا نا۔ اُس کا ہم کو کمیشن ملے گا نا۔ وہ بھی دے گا نا۔ تمہارا کمیشن بھی ہم کو ملے گا۔ ہم کو یہ لالچ ہے۔ اُس اللہ اللہ سے ہمارے مراتب جو ہیں نا، وہ بڑھتے ہیں۔ کیونکہ تم نے جتنا ذکر کیا، جس نے تم کو سکھایا۔ دو درجہ اُس کو ملے گا، دوگنا۔ اور جس نے اُس کو سکھایا، چار گنا اُس کو ملے گا۔ جس نے اُس کو سکھایا، آٹھ گنا اُس کو ملے گا۔ یہ دس گنا تک جاتا ہے۔

اب جو میں نے باتیں کری ہیں، کسی صاحب کو اس پر اعتراض ہو تو پوچھ سکتا ہے۔ کوئی میں نے بات کری ہو کسی کی سمجھ نہ آئی ہو، اعتراض ہے تو پوچھ سکتا ہے۔ اس کے بعد پھر ذکر کریں۔ اپنی قسمت آزمائیں۔

بات کی ہے نا۔ ابھی دعا کریں گے جس کام کے لیئے کریں گے، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ پورا کر دے۔ کام تو نکلتے رہتے ہیں نا۔ کام تو نکلتے رہتے ہیں۔ پھر کیا کرو گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذکرونی اذکرکم تو مجھے یاد کر میں تجھے یاد کروں گا۔ جب تیرے اندر اللہ اللہ شروع ہو جائے گی۔ زبان سے نہیں۔ او دل سے اللہ اللہ شروع ہو جائے گی۔ اس دل کی پہنچ جو ہے نا........ زبان کی پہنچ امریکہ ہے۔ دل کی پہنچ عرش معلیٰ ہے۔ اور تیری اللہ اللہ جو ہے نا وہ عرش معلیٰ میں گونجنا شروع ہو جائے

گی۔تو نہیں جائے گا۔تیری آواز جائے گی،اللہ اللہ۔ اِس آواز کو اللہ روز سنے گا۔

اب وہ کہتا ہے نا تو مجھے یاد کر میں تجھے یاد کروں گا۔اب سارے اللہ اللہ کر رہے ہیں نا۔وہ کیا سب کا نام لے کر پکارے گا۔نہیں، یہ ساری آوازیں یہاں گونجتی ہیں۔اللہ اللہ کی سب آوازوں کو سن رہا ہے۔وہ سب آوازوں سے مانوس ہے۔ لیکن اک آواز غمگین ہے۔اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتا ہے اِس کو کیا ہو گیا۔فرشتے کہتے ہیں یا اللہ اس پر یہ مصیبت آن پڑی ۔اللہ تعالی فرماتا ہے میں اس غمزدہ دیکھنا نہیں چاہتا۔اور اُس نے ہاتھ بھی نہیں اُٹھائے اور اس کا کام ہو گیا۔

تو یہ دعا کرو۔یہاں بھی کام آئے۔آگے بھی کام آئے۔جس وقت تو مرے گا تو فرشتے آ جائیں گے۔آ کے پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے؟ سب سے پہلے پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے۔تو کفن پیچھے ہٹا اللہ لکھا ہوا دیکھ لیں گے۔اور ان کو جرأت نہیں ہے تم سے دوسرا سوال پوچھیں۔

یہ کام سیکھ لے اِدھر بھی کام آئے تو اُدھر بھی کام آئے۔اور ساری عمر کے لیے دُعا بھی بن جائے۔جب تو نے یہاں اللہ اللہ سیکھی نا۔تیرا جسم ختم ہو گیا نا۔لیکن اگر تیری روح نے اللہ اللہ سیکھی نا تو روح تو ختم نہیں ہو گی نا۔وہ تو قیامت تک ہی تیری اللہ اللہ۔اور قیامت تک تیرا رتبہ کتنا بلند ہو جائے گا۔حدیث میں ہے جو یہاں اندھے ہیں وہاں بھی اندھے ہیں۔تو نے یہاں اللہ اللہ نہیں سیکھی نا، تو وہاں تو وہ روح جائے گی نا۔تو تو نہیں جائے گا نا۔تو وہاں بھی اندھا ہے نا۔

سوال:- سرکار اک سوال ہے کہ مردوں کے لیے ذکر کا حکم ہے مومن ہیں عورتوں کے لیے بھی ایسا کوئی حکم ہے جو مومن ہیں ذکر کریں؟

جواب:

عورتوں کے لیے بھی ہے۔ذکر کرنے والے عورتیں اور ذکر کرنے والے مرد اللہ تعالی نے بھیجے ہیں تمام۔

دونوں کے لیے ہے والذاکرین والذاکرات۔اور یہ جو مخلوقیں ہیں نا، یہ سب کے اندر ہیں۔عورت ہو یا مرد ہو، یہ جو مخلوقیں، لطائف ہیں نا، یہ سب کے اندر ہیں۔اور یہ جو تمہارے لطائف ہیں، یہ انسان ہیں تمہارے اندر۔اک آیت میں ہے اُٹھتے، بیٹھتے، کروٹیں لیتے ہوئے بھی میرا ذکر کر۔تو اُدھر یہ بھی ہے کہ شادی بھی کر، کاروبار بھی کر، ہر ویلے میرا ذکر بھی کر۔آدمی اُلجھن میں پڑ گیا۔بڑا سوچا لوگوں نے کہنے لگے پھر ایسا ہو گا اُٹھنے لگے یہ آیت پڑھ۔بیٹھنے لگے یہ آیت پڑھ، سونے لگے یہ آیت پڑھ، کاروبار کرنے کے لیے یہ آیت پڑھ۔یہی سمجھا یا ہو گا نا ؟

نہیں، اُس نے کہا تو کاروبار بھی کر میرا ذکر بھی کر۔اُس نے کہا تو اُس انسان (لطائف) کو ایک دفعہ جگا لے۔ پھر تو کام کاج کرنا، تیرے بچے ہیں اُس کے بچے تو نہیں ہیں نا۔ تو کام کاج کرنا وہ اللہ اللہ کرے گا۔تو سونا وہ اللہ اللہ کرے گا۔تو خرید و فروخت کرنا وہ اللہ اللہ کرے گا۔تجھے نیند آئی ہے۔اُسے تو نیند نہیں آتی ہے نا۔وہ انسان سب کے اندر ہے۔جو بھی اُن کو جگا لے گا خواہ عورت یا مرد۔تو پھر وہ سارے انسان جب جاگ اُٹھتے ہیں نا۔تو ست (7) اک تے نو (9) اک ست کے

باقاعدہ قرآن میں اور حدیث میں نام ہیں۔اُن کے روح، قلب، سری، خفی، اخفی، انا، نفس، یہ ست (7) لطائف ہیں۔نو (9) جُسے ہیں۔اُن کے بھی قرآن میں نام ہیں۔قلب سلیم، قلب منیب، قلب شہید، نفس امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ اُن کے نام ہیں۔یہ سب مخلوقیں ہیں، تمہارے اندر۔

اک وقت میں غوث پاک کی نو (9) آدمیوں نے دعوت پکائی۔اک وقت میں پکائی۔آدمی سوچتا ہے نو (9) جگہ پر کیسے چلے گئے۔اور جسم نہیں گیا۔جسم کی اندر کی جو چیزیں ہیں وہ گئیں نا۔اگر اک وقت میں نو (9) گھر میں کھانا کھایا۔اُٹھی بھی ہونگی، بیٹھی بھی ہونگی، باتیں بھی کری ہونگی، تو جس میں اُٹھنے، بیٹھنے، باتوں کی طاقت ہے، تو نماز میں یہی کچھ ہے نا۔وہ کہتے ہیں کہ درویش کی نماز عرش معلیٰ میں ہوتی ہے۔وہ جسم عرش معلیٰ میں نہیں جاتا۔جسم کے اندر کی چیزیں عرش معلیٰ جاتی ہیں۔تو ثواب کس کو ملتا ہے؟ جس کی (یہ مخلوقیں) ہوں۔

ایک دفعہ لوگوں نے کہا مجدد صاحبؒ کو میں نے آپ کو فلاں دن خانے کعبے میں دیکھا۔فرمانے لگے میں نہیں گیا۔دوسرے نے کہا اُسی دن حضور پاک ﷺ کے روضے پر دیکھا۔میں نہیں گیا۔تیسرے نے کہا اُسی دن غوث پاک کے روضے پر دیکھا۔فرمانے لگے میں نہیں گیا۔تو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تھا؟ فرمانے لگے میرا اندر تھا۔

اور جب حضور پاک ﷺ موسیٰ کی قبر سے گزرے تو موسیٰ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے نا۔تو اوپر پہنچے تو وہاں بھی موجود تھے نا۔تو کیا تھا؟ یہی چیزیں تھیں نا۔اب جو تم درباروں میں جاتے ہو۔کچھ فیض ہوتا ہے تب ہی جاتے ہو نا۔اب اس میں فیض کیا ہے؟

<u>فیض زندہ سے ہوتا ہے۔مردے سے فیض نہیں ہوتا۔زندہ کے پاس جاؤ اُس کی تعظیم کرو</u>۔اب رہا سوال اُس نے اپنے ان انسانوں کو زندہ کرلیا نا۔اصل تو یہ ہے نا۔یہ (جسم) تو نقل ہے۔یہ تو مٹی ہو جائے گا۔اُس نے اپنے اصلی انسانوں کو زندہ کر لیا۔بھئی جو اوپر بیت المعمور میں چلا جاتا ہے۔یہاں سے خانے کعبے میں چلا جاتا ہے۔اس نے اپنی مخلوقوں کو زندہ کر لیا۔وہ قبر میں چلا گیا۔اُس کی مخلوقیں قبر میں بیٹھ کے اللہ اللہ کررہی ہیں۔نمازیں بھی پڑھ رہی ہیں۔لوگوں کو فیض بھی پہنچا رہی ہیں۔

تو وہ مردہ کدھر ہے؟ صرف تم دیکھ نہیں سکتے نا۔ہے تو وہ زندہ۔کھاتا پیتا ہے۔نماز پڑھتا ہے۔ذکر کرتا ہے۔یہ تو شرک نہیں ہے نا۔ شرک ہے؟ ہاں شرک یہ ہے جس نے یہ کام نہیں سیکھا۔ان (لطائف) کو نہیں جگایا۔تو یہ چیزیں اُس کے اندر ہی ختم ہوگئی نا۔جب مرگیا یا ہڈیاں رہ گئیں یا پتھر رہ گئے نا۔اور تو کچھ نہیں ہے نا۔<u>اُن ہڈیوں اور پتھروں کی تعظیم شرک ہے نا۔ہڈیوں اور پتھروں کی تعظیم شرک ہے۔زندہ کی تعظیم شرک نہیں۔ولی اللہ زندہ ہیں نا۔وہاں پہ شرک کوئی نہیں ہے نا</u>۔جو کہتے ہیں ختم ہوگئے تو اُن کے اپنے ہی ختم ہوگئے نا۔ختم ہوگیا، حقیقت ہے۔

اب اک کہتا ہے..........یہ جھگڑا ہے ہمارے ملک میں حاضر ناظر کے اوپر۔اک کہتا ہے حضور پاک ﷺ حاضر ناظر ہیں۔دوسرا کہتا ہے......نہیں ہیں حاضر ناظر۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک دونوں صحیح ہیں نا۔اس

بیچارے کونظر ہی نہیں آتا۔ بھتیرا(بہت) پکارا بھتیرا(بہت) پکار، آوَ آوَ.........کوئی نہیں آیا۔ اُس نے کہا ہے ہی کوئی نہیں۔ اپنی جگہ وہ صحیح ہے۔ وہ صحیح کہتا ہے نا....جھوٹ تو نہیں بولا نا اُس نے۔ بہت پکارا اُس نے. کوئی نہیں آیا۔ اُس نے کہا کوئی بھی نہیں ہے۔

دوسرے نے، اعلی حضرت(امام احمد رضا خاں بریلوی) تھے، صلوٰۃ سلام اُنہوں نے لکھا۔ اور بیٹھ کر پڑھنے لگے نا، وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ حضور پاک ﷺ تشریف فرما ہوگئے نا۔ تو وہ کیسے کہیں حاضر ناظر نہیں ہیں۔

اب یہ ہے کہ وہ طریقہ اختیار کرو نا۔ جس سے پتہ لگے نا کہ یہ حاضر ناظر ہیں یا نہیں۔ وہ طریقہ ہے۔ کیونکہ تمہارا جسم تو نہیں جائے گا۔ تو جسم کے اندر کی چیزیں جائیں گی نا۔ یہ علم سیکھو نا۔ اس کو علم لدنی بھی کہتے ہیں۔ علم طریقت بھی کہتے ہیں۔

وہ بھی مدرسے سے فارغ ہے۔ وہ بھی مدرسہ سے فارغ ہے۔ پھر عالمِ سو اور عالم ربانی میں کیا فرق ہے۔ عالم ربانی نے کیا کیا۔ دو چار، پانچ دن میں اللہ اللہ شروع ہو گیا۔ اس کا کرم ہو گیا۔ **فاذکرونی اذکرکم** تم میرا ذکر کرو میں تیرا ذکر کروں گا۔ ذکر اُسی کا کیا جاتا ہے جس سے دوستی ہو جائے۔ اگر کوشش کے باوجود تیرے اندر اللہ اللہ نہیں جمتا تو تیرے پر اللہ کا کوئی کرم نہیں ہے۔ اگر کرم ہوتا تو تم کو اپنے نام لیواؤں میں لیتا۔ پھر کار بنگلہ دیتا تو پھر کرم ہی کرم ہے۔ پھر کرم ہے۔ اپنے آپ کو آزمانے کا راز کہ میں کیا ہوں۔ میرا مرشد کیا ہے؟ اور مجھ پر رب کتنا مہربان ہے۔ یہی ایک کسوٹی ہے۔

گوجرانوالہ میں ایک انگریز نے سوال کیا: میں مسلمان ہو جاؤں۔ چاہتا بھی ہوں۔ مجھے گارنٹی نہیں ملی۔ کہنے لگا میں شرابیں بھی چھوڑ دوں گا۔ نمازیں بھی، روزے، جیسا کہو گے میں سب کچھ کروں گا۔ لیکن تمہارے علماء کہتے ہیں کہ ہم گارنٹی نہیں دیں گے۔ پتہ نہیں دوزخی ہے کہ بہشتی۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا مذہب کمزور ہے۔ بھئی کمزور چیز کی گارنٹی نہیں ہوتی ہے نا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی گارنٹی نہیں ہے۔ تیری گارنٹی کیسے دیں؟

لیکن یقین کرو کہ مذہب اسلام گارنٹی ہی گارنٹی ہے۔ اگر اُس راستے پر چلے تو۔ <u>سال نہیں، مہینے نہیں۔ پانچ سات دن میں پتہ چل جاتا ہے حقیقت کا۔ یہ جو تم کو طریقہ بتایا، یہ زیادہ سے زیادہ سات دن میں پتہ چل جائے گا کہ تم کیا ہو؟</u> اگر تمہارے اندر اللہ اللہ شروع ہو گئی۔ اللہ کا حکم ہو گیا۔ گارنٹی ہو گئی۔ اگر اللہ اللہ نہیں ہوتا تو پھر کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ یہی کسوٹی ہے۔ اِس کے لیے جو ذکر لینا چاہے اُن کو یہاں سے گزاریں۔"

دعا